بکرا صدقہ کرنے کی منت مان کر قیمت صدقہ کرنا کیسا؟

دار الافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے علمائے دین اس مسئلہ کے بارے میں کہ میرے ایک عزیز کے بیٹے کا ایکسیڈنٹ ہوا، تو انہوں نے یوں منت مانی: "اگر میرا بیٹا صحت یاب ہوگیا، تو میں ایک بکرا اللہ کی راہ میں صدقہ کروں گا۔" اب اللہ کے فضل سے ان کا بیٹا صحت یاب ہوچکا ہے۔ پوچھنا یہ ہے کہ کیا منت پوری کرنے کے لیے بکرا ہی صدقہ کرنا ضروری ہے یا بکرے کی بجائے اس کی قیمت بھی صدقہ کرسکتے ہیں، نیز ان کے پاس ایک بکری موجود ہے، اگر اس کو صدقہ کردیں تو کیا منت پوری ہوجائے گی؟

جواب

بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَهَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

قوانینِ شرعیہ کے مطابق کسی چیز کو صدقہ کرنے کی منت ماننے سے خاص وہ چیز ہی صدقہ کرنا لازم نہیں ہوتی، بلکہ اس چیز کی بجائے اس کی قیمت یا قیمت کے برابر کوئی دوسری چیز بھی صدقہ کردینے سے منت پوری ہوجاتی ہے، کیونکہ اللہ پاک کی راہ میں صدقہ کرنے سے مقصود حصول ثواب اور فقراء کی حاجت کو پورا کرنا ہوتا ہے، تو اس کے لیے منت مانی ہوئی چیز کی جگہ اس کی قیمت یا قیمت کے برابر کوئی دوسری چیز صدقہ کردینے سے بھی یہ مقصد حاصل ہوجاتا ہے۔ **لہذا پوچھی گئی صورت میں** منت پوری کرنے کے لیے بکرا ہی صدقہ کرنا ضروری نہیں، بلکہ بکرے کی جگہ اس کی قیمت یا قیمت کے برابر کوئی دوسری چیز یا آپ کے عزیز کے پاس موجود بکری بھی اگر صدقہ کردیتے ہیں، تو منت پوری ہوجائے گی۔

منت مانی ہوئی چیز کی جگہ اس کی قیمت یا قیمت کے برابر کوئی دوسری چیز بھی صدقہ کرسکتے ہیں، چنانچہ تنویر الابصار مع در مختار میں ہے: "وجاز دفع القیمة في زكاة وعشر وخراج وفطرة ونذر" ترجمہ: زکوۃ، عشر، خراج، فطرہ اور منت میں قیمت دینا بھی جائز ہے۔

علامہ ابنِ عابدین شامی دِمشقی رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (سالِ وفات: 1252ھ/1836ء) مذکورہ عبارت کے تحت لکھتے ہیں: "کأن نذر أن یتصدق بھذا الدینار فتصدق بقدرہ دراھم أو بھذا الخبز فتصدق بقیمتہ جاز عندنا کذا في فتح القدیر۔۔۔ النذر بالتصدق بشاتین وسطین فتصدق بشاۃ بقدرھما جاز؛لأن المقصود إغناء الفقیر وبہ تحصل القربۃ وھو یحصل بالقیمۃ" ترجمہ: **جیسے یہ منت مانی کہ یہ دینار صدقہ کروں گا، پھر اس کی مالیت کے برابر دراہم صدقہ کردئیے یا منت مانی کہ یہ روٹی صدقہ کروں گا، پھر اس کی قیمت صدقہ کردی، تو ہمارے نزدیک جائز ہے، جیسا کہ فتح القدیر میں ہے۔ (یونہی) دو درمیانی درجہ کی بکریاں صدقہ کرنے کی منت مانی، پھر ایک ایسی بکری جوان دونوں کی قیمت کے برابر ہے، صدقہ کی، تو یہ جائز ہے، کیونکہ (صدقہ کرنے میں) مقصود فقیر کو غنی کرنا اور قربت کا حصول ہے اور یہ مقصد قیمت دینے سے حاصل ہوجاتا ہے۔** (ردالمحتار علی درمختار، جلد02، صفحہ 286، مطبوعہ دارالفکر، بیروت)

درر الحکام شرح غرر الاحکام میں ہے: "(نذر بتصدق عشرۃ دراھم خبزا فتصدق بغیر الخبز) مما یساوي عشرۃ دراھم (أو) تصدق (بثمنہ جاز) أما الأول فلأن خصوص الخبز لا مدخل لہ في دفع الحاجۃ وأما الثاني فلأن الثمن أنفع للفقیر" ترجمہ: کسی نے منت مانی کہ دس درہم کی روٹیاں صدقہ کروں گا، پھر اس نے روٹی کے علاوہ کوئی اور چیز صدقہ کردی جو دس درہم کے برابر تھی، یا اس نے دس درہم کی قیمت صدقہ کردی تو یہ جائز ہے، بہرحال پہلا (روٹی کے علاوہ کوئی چیز صدقہ کرنا جائز) اس لیے کہ خاص طور پر روٹی کی تعیین ضرورت پوری کرنے میں کوئی خاص اثر نہیں رکھتی، اور دوسرا (قیمت صدقہ کرنا جائز) اس لیے کہ قیمت فقراء کے لیے زیادہ نفع مند ہے۔ (درر الحکام شرح غرر الاحکام، جلد02، صفحہ 43، داراحیاء الکتب العربیۃ)

کسی چیز کو صدقہ کرنے کی منت ماننے میں اصل صدقہ کرنا ہے، معین چیز کا ہی صدقہ ضروری نہیں، چنانچہ امام اہلسنت، سیدی اعلی حضرت، امام اَحمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (سالِ وفات: 1340ھ/1921ء) اس مسئلہ پر تفصیلی کلام فرماتے ہوئے اس پر تفریعات پیش کرتے ہوئے لکھتے ہیں: "ھذہ فائدۃٌ نفیسۃٌ وسیأتي آنفاً...وعلیہ رأیت تتفرّع الفروع ففي "الھندیۃ": (أوجب أن یتصدّق غداً بدراھم فتصدّق بھا الیوم أجزأہ في قولھم، "حاوي القدسي". إن نجوت من ھذا الغمّ فعليّ أن أتصدّق بعشرۃ دراھم خبزاً فتصدّق بعین الخبز أو بثمنہ یجزیہ؛ لأنّ القربۃ التصدّق، وتعیین الخبز لیس قربۃ مقصودۃ. ثُمّ قال: مالي صدقۃ لکلّ مسکین درھم فدفع الألف إلی مسکین واحد جاز، "خانیۃ"؛ لأنّ التفریق لیس قربۃ مقصودۃ۔۔۔ ملتقطا" ترجمہ: **یہ ایک نفیس فائدہ ہے، عنقریب یہ آگے آئے گا۔ اور اس اصول پر میں نے کئی فروعات دیکھیں؛ ہندیہ میں ہے: اگر کسی نے منت مانی کہ وہ**

کل کچھ درہم صدقہ کرے گا، پھر اس نے آج ہی صدقہ کر دئیے تو فقہاء کے قول کے مطابق یہ کافی ہو جائے گا، حاوی قدسی میں ہے: **اگر کسی نے منت مانی کہ میں اس غم سے نجات پا جاؤں، تو مجھ پر لازم ہے کہ دس درہم کی روٹی صدقہ کروں، پھر اس نے بعینہٖ وہ روٹیاں یا ان کی قیمت صدقہ کر دی، تو یہ کافی ہو جائے گا، کیونکہ اصل نیکی صدقہ کرنا ہے اور روٹی کی تعیین عبادت مقصودہ نہیں۔** پھر اس نے کہا میری طرف سے ہر مسکین کو ایک درہم صدقہ ہے، پھر اس نے پورے ہزار درہم ایک ہی مسکین کو دے دیے، تو یہ جائز ہے "خانیہ"، کیونکہ صدقہ کو تقسیم کرنا عبادت مقصودہ نہیں ہے۔ (ملتقطا از جد الممتار، جلد 04، صفحہ 275، دار الکتب العلمیۃ، بیروت)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: مفتی محمد قاسم عطاری

فتوی نمبر: OKR-0035

تاریخ اجراء: 29 محرم الحرام 1447ھ/25 جولائی 2025ء